باب۔۹

اوقات نماز

[فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا،(النساء:۱۰۳)]

[أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا،(الاسراء:۷۸)]

[وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ،(ق:۳۹)]

حدیث ۴۹۵: جبرئیل علیہ السلام آئے اور نماز(فجر) پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز(فجر) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز(ظہر) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز(ظہر) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز(عصر) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز(عصر) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز(مغرب) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز(مغرب) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز(عشا) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز(عشا) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے کہا کہ مجھے یہ حکم ملا تھا کہ میں آپ کو ایسا کر کے دکھاؤں۔ راویان: ابو مسعود انصاریؓ، ابن شہابؒ۔

حدیث ۴۹۶: ربیعہ خاندان کے لوگ آنحضورؐ سے ملنے آئے اور خواہش ظاہر کی انھیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، وقت پر نماز پڑھو، زکاۃ دو، رمضان میں روزے رکھو اور مالِ غنیمت کے پانچویں حصے(یعنی خمس) کو بیت المال میں جمع کرو اور فرمایا کہ شراب نوشی سے پرہیز کرو۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲)۔

حدیث ۴۹۷: میں نے نبی اکرمؐ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ راوی: جریر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۴۹۸: ایک دن صحابہؓ کے درمیان حضرت عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کسی کو فتنے سے متعلق کوئی حدیث یاد ہے۔ میں نے کہا کہ میں بتا سکتا ہوں۔ آپ نے کہا بتاؤ۔ میں نے کہا کہ ایک فتنہ تو وہ ہے جو کسی کی بیوی، مال اور اولاد میں ہوتا ہے جسے نماز روزہ اور صدقہ وغیرہ مٹا دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے سوال کیا، اور وہ فتنہ جو دریا کی طرح

Siddiqui Publications

موجزن رہتا ہے؟میں نے جواب دیا، اے امیر المومنینؓ!اس فتنے سے آپ کو کچھ خوف نہیں۔ کیوں کہ آپ کے اور اس کے درمیان بند دروازہ ہے۔۔۔(بعد میں) لوگوں نے مجھ سے پوچھا یہ بند دروازہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ خود حضرت عمرؓ ہیں۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۴۹۹: آپؐ نے فرمایا، نماز کو قائم کرو، دن کے دونوں سروں میں، اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ میری یہ بات ساری امت کے لیے ہے۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۵۰۰: رسول اکرمؐ سے پوچھا گیا، اللہ کے نزدیک کون سا عمل محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وقت پر نماز ادا کرنا، والدین کی اطاعت کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۵۰۱: ارشادِ نبویؐ ہے کہ اگر کوئی دن میں ۵ بار نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل رہ سکتا ہے؟ اسی طرح نماز ہے۔ نمازیں گناہوں کو دھو دیتی ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۰۲،۵۰۳: میں نے کہا کہ، افسوس نبی کریمؐ کے زمانے کی باتیں اب باقی نہیں رہیں۔ لوگوں نے کہا، نماز تو ابھی باقی ہے۔ (نہیں، یہ تمھارا خیال ہے)، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تم لوگ اس کے اوقات میں کس قدر لاپرواہی کرتے ہو؟ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۰۴،۵۰۵: جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ لہٰذا یہ مناسب نہیں کہ وہ دائیں جانب منہ کر کے تھوکے۔ آپؐ نے فرمایا قبلہ رخ تھوکنا گناہ ہے۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۴ تا ۴۰۴)۔ (دوسری حدیث میں یہ بھی اضافہ ہے کہ) سجدوں میں اعتدال کرو۔ اور جب سجدے میں جاؤ تو اپنی کلائیوں اور کہنیوں کو زمین سے ملا نہ دو۔ راویان: انسؓ۔

حدیث ۵۰۶ تا ۵۱۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اس وقت تک ٹھہرو کہ ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگے۔ راویان: ابو ہریرہؓ، ابو ذر غفاریؓ، ابو سعیدؓ۔

حدیث ۵۱۱: ایک دن جب سورج کچھ ڈھل گیا تب حضورؐ نے نماز ظہر پڑھائی۔ پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا۔ آخر میں حضورؐ نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ ابھی ابھی مجھے دیوار کے ایک گوشے میں دکھائی گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، ایسی عمدہ چیز (جنت) ہے اور ایسی بری چیز (دوزخ) ہے جو کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۱۲: رسول اکرمؐ صبح کی نماز ایسے وقت پڑھاتے جب ہم میں سے ہر ایک، پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا۔ اس میں ۶۰ سے ۱۰۰ آیات کی تلاوت فرماتے۔ ظہر کی نماز جب آفتاب ڈھل

جاتا، تب پڑھاتے تھے۔ عصر ایسے وقت پڑھاتے کہ ہم میں سے کوئی مدینہ کے کنارے تک جاکر لوٹ آئے اور سورج نہ ڈوبے۔ (مغرب کے وقت کے لیے اس حدیث میں ذکر نہیں)۔ عشا کی تاخیر میں آپؐ تہائی رات تک کچھ پرواہ نہ کرتے تھے۔ راویان: ابومنہالؒ، ابوبرزہؓ۔

حدیث ۵۱۳: ہم نبی مکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو گرمی (کی تکلیف) سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۱۴: آنحضرتؐ نے مدینہ میں ظہر اور عصر کی ۸ رکعتیں اور مغرب و عشا کی ۷ رکعتیں ملا کر پڑھیں۔۔۔ ایوبؒ نے جابرؒ سے کہا کہ شاید بارش کے دن ہوں گے۔ جابرؒ نے کہا شاید ایسا ہی ہو۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۱۵ تا ۵۱۷: رسول اکرمؐ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے کہ آفتاب ان کے حجرے سے باہر نہ نکلا ہوتا تھا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۱۸: (اوقات نماز): یہ حدیث، مکرر ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۱۲۔ روایت: ابوبرزہ اسلمیؓ، سیار بن سلامہؒ۔

حدیث ۵۱۹: ہم عصر پڑھ چکے ہوتے تھے۔ اس کے بعد آدمی (قبیلہ) عمرو بن عوف تک جاتا تو انھیں عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔ انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۲۰: ہم عمر بن عبد العزیزؒ کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھ کر نکلے اور انس بن مالکؓ کے پاس گئے تو انھیں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے کہا، اے میرے چچا! آپ نے یہ کونسی نماز پڑھی؟ انھوں نے کہا عصر، ہم رسول مکرمؐ کے ساتھ اسی وقت نماز پڑھتے تھے۔ راوی: ابوامامہؓ۔

حدیث ۵۲۱: ہم لوگ عصر کی نماز پڑھتے تھے اس کے بعد ہم میں سے کوئی قبا جاتا تو وہ وہاں ایسے وقت پہنچتا کہ ابھی سورج بلند ہوتا تھا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۲۲: آنحضورؐ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب بلند ہوتا تھا۔ پھر جانے والا عوالی تک جاتا تھا اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند ہوتا تھا۔ عوالی کے بعض مقامات مدینہ سے ۴ میل کے قریب تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۲۳: ارشاد نبیؐ ہے کہ جس شخص کی نماز عصر جاتی رہی، ایسا ہے کہ گویا اس کے اہل و عیال اور مال ضائع ہوگئے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۲۴: ہم کسی غزوہ میں بریدہؓ کے ہمراہ تھے۔ موسم ابر آلود تھا۔ انھوں نے کہا عصر کی نماز جلدی پڑھ لو۔ اس لیے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز عصر کو چھوڑ دے تو سمجھ لو کہ اس کے نیک عمل ضائع ہوگئے۔ راوی: ابوملیحؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث۵۲۵: ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے چاند کی طرف نظر فرمائی۔ اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کو یقیناً اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اُس کے دیکھنے میں شک نہ کروگے۔ لہٰذا اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ شیطان پر غالب رہو، تو طلوع و غروب آفتاب سے پہلے کی نمازیں(فجر اور عصر) ضرور ادا کرلیا کرو۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی،وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ[یعنی اور اپنے رب کی تعریف و پاکی بیان کرو، آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے،(ق:۳۹)]۔راوی: جریر بن عبد اللہؓ۔

حدیث۵۲۶: ارشاد نبیؐ ہے کہ صبح و شام فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اور یہ سب فجر میں اکٹھا ہوتے ہیں۔ جو فرشتے رات کو تمھارے پاس رہے وہ واپس جاتے ہیں تو ان کا پروردگار پوچھتا ہے، حالاں کہ وہ خود اپنے بندوں سے خوف واقف ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انھیں نماز پڑھتا ہوا چھوڑا۔ اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۵۲۷: حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو نماز عصر کی ایک رکعت غروب آفتاب سے پہلے مل جائے تو اسے باقی نماز بھی پوری کرلینی چاہیے۔ اور جب نماز فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے مل جائے تو اسے باقی نماز پوری کرلینی چاہیے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۵۲۸،۵۲۹: ارشاد رسولؐ ہے کہ تمھاری مثال، ان امتوں کے مقابلے میں جو تم سے پہلے گزری ہے، ایسی ہے جیسے نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب۔۔۔ جیسے، لوگوں کو کسی کام کے لیے مزدوری پر لیا گیا تاکہ وہ سارا دن کام کریں۔ پہلے یہودیوں نے اس پر (صبح سے) کام کیا یہاں تک کہ دوپہر کا وقت آگیا۔ وہ تھک گئے تو انھیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد نصاریٰ نے (دوپہر سے) عصر کی نماز تک کام کیا، پھر وہ تھک گئے تو انھیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اور پھر مسلمانوں نے (عصر سے) غروب آفتاب تک کام کیا تو انھیں دو دو قیراط دیے گئے۔ اس پر دونوں اہل کتاب نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ان لوگوں کو دو دو قیراط دیے اور ہم کو ایک ہی قیراط ملا، حالاں کہ ہم کام کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ اللہ نے ان سے پوچھا کیا میں نے تمھاری مزدوری میں سے کچھ کم کیا؟ وہ بولے، نہیں۔ پھر اللہ نے کہا کہ "یہ میرا فضل ہے، جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں"۔ راویان: سالم بن عبد اللہ اور ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۵۳۰: ہم آنحضرتؐ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھتے تھے، تو ہم میں سے ہر ایک ایسے وقت میں (گھر) واپس آجاتا تھا کہ وہ اپنے تیر کے گرنے کے مقامات دیکھ سکتا تھا۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔

حدیث ۵۳۱: نبی کریمؐ ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف ہوتا تھا۔ مغرب کی (ایسے وقت میں) جب آفتاب غروب ہو جاتا۔ اور عشا کی کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت پڑھتے تھے۔ لوگ جمع ہو جاتے تو جلد پڑھ لیتے ورنہ دیر میں۔ اور صبح (فجر) کی نماز اس وقت جب ابھی اندھیرا رہتا تھا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۱۲)۔

حدیث ۵۳۲: ہم نبی مکرمؐ کے ہمراہ سورج غروب ہوتے ہی مغرب کی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث ۵۳۳: (نمازوں کا غیر معمولی ملانا): یہ حدیث، مکرر ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۱۴۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۳۴: حضورؐ نے فرمایا کہ اعراب (بدو) مغرب کی نماز کو عشا کہتے ہیں۔ بعد میں یہ بات تم پر غالب نہ آجائے اس لیے کہتا ہوں کہ تم غروب آفتاب کے بعد والی نماز کو مغرب اور اس کے بعد والی کو عشا کہا کرو۔ راوی: عبداللہ مزنیؓ۔

حدیث ۵۳۵: ایک رات عشا کی نماز پڑھنے کے بعد آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں تمھیں اس رات کی خبر دوں کہ آج سے ایک صدی بعد تک، آج کے زندہ رہنے والے کوئی بھی باقی نہ ہوں گے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۷)۔

حدیث ۵۳۶: (اوقات نماز): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۱۲ اور ۵۳۱۔ راوی جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۵۳۷: یہ واقعہ اسلام پھیلنے سے پہلے کا ہے، کہ ایک شب رسول اکرمؐ نے عشا کی نماز میں تاخیر کر دی۔ حضرت عمرؓ، حضور کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سب سو چکے۔ آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ زمین والوں میں سوائے تمھارے کوئی اس نماز کا منتظر نہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۳۸: ایک رات نبی کریمؐ نے عشا کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی۔ حضورؐ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب نماز ختم کر چکے تو فرمایا، "خوش ہو جاؤ! کیوں کہ تمھارے سوا کوئی آدمی اس وقت نماز نہیں پڑتا"۔ ہم خوش ہو کر لوٹے۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۵۳۹: حضورؐ، عشا سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ راوی: ابوبرزہؓ۔

حدیث ۵۴۰: (عشا کی نماز میں تاخیر): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۳۷۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۴۱، ۵۴۲: ایک بار عشا میں زیادہ تاخیر ہوگئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا، "اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو بے شک انھیں حکم دیتا کہ وہ یہ نماز اسی وقت پڑھا کریں۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۴۳: (فجر اور عصر کی نماز کی تاکید): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۵۔ راوی: جریر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۵۴۴، ۵۴۵: ارشاد نبویؐ ہے کہ جو شخص ۲ ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر پابندی سے) پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ راوی: ابو بکر بن ابی موسیٰؓ۔

حدیث ۵۴۶، ۵۴۷: زید بن ثابتؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ، صحابہ نے نبی معظمؐ کے ہمراہ سحری کھائی۔ اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ میں نے پوچھا کہ ان دونوں میں کیا فصل تھا؟ زیدؓ نے کہا، ۵۰ یا ۶۰ آیتوں کی تلاوت کے اندازے پر۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۸: میں اپنے گھر سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر مجھے اس بات کی جلدی پڑ جاتی تھی کہ کسی طرح میں فجر کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑھ لوں۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۵۴۹: آنحضرتؐ کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھنے کے لیے ہم خواتین اپنی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتی تھیں۔ جب نماز ختم کر لیتیں اور اپنے گھروں کو لوٹ کر جاتیں تو کوئی شخص اندھیرے کی وجہ سے ہمیں پہچان نہ سکتا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۳)۔

حدیث ۵۵۰، ۵۵۱: ارشاد نبیؐ ہے کہ جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پا لے تو اس نے صبح کی نماز پالی۔ اور جو کوئی سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو بے شک اس نے عصر پالی۔ اور (دوسری حدیث میں ہے کہ): جس نے نماز کی ایک رکعت (اپنے وقت پر) پالی تو اس نے پوری نماز پالی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲۷)۔

حدیث ۵۵۲ تا ۵۵۴: نبی کریمؐ نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے، اور عصر کے بعد غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۵۵: رسول اکرمؐ نے ۲ قسم کی نمازوں، ۲ قسم کے لباس، اور ۲ قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ فجر کے بعد نماز پڑھنے سے، جب تک کہ سورج اچھی طرح نہ نکل آئے۔ اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے، جب تک کہ سورج اچھی طرح غروب نہ ہو جائے۔ لباس میں اشتمال صما (ایسا تہہ بند جس میں بیٹھنے پر ایک ٹانگ برہنہ ہو جائے) اور احتبا (ایسا کپڑا جو شرم گاہ کو صحیح ڈھانک نہ سکے) سے۔ اور بیع میں منابذہ (ایسی فروخت جس میں خریدار کو مال دیکھنے کا موقع نہ ملے) اور ملابسہ (ایسی فروخت جس میں خریدار کے مال کو چھوتے ہی اسے خریدنا لازم ہو جائے) سے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۹)۔

حدیث۵۵۶تا۵۶۰: ارشاد نبیؐ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے اور نہ ہی فجر و عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز پڑھے۔ راویان: ابن عمرؓ، ابو سعید خدریؓ، معاویہؓ، ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۵۲ تا ۵۵۴)۔

حدیث۵۶۱تا۵۶۴: اُس (ذات) کی قسم جو نبی مکرمؐ کو دنیا سے لے گیا، حضورؐ نے اپنی وفات تک عصر کے بعد ۲ رکعت نماز پڑھنا نہیں چھوڑی۔ یہ دو رکعتیں آپؐ گھر ہی پر پڑھتے تھے، اس خوف سے کہ آپؐ کی امت پر گراں نہ گذرے۔ آپؐ وہی پسند فرماتے تھے جو امت پر آسان ہو۔۔۔ آخری ایام میں ضعف کے سبب آپؐ بہت سی نمازیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ (تیسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ): آپؐ نے فجر سے پہلے کی ۲ رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۵۶۵: (نماز عصر پڑھنے کی تاکید): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۴۔ راوی: ابوالملیحؓ۔

حدیث۵۶۶: ہم نبی اکرمؐ کے ہمراہ ایک رات سفر میں تھے۔ رات ہونے پر بلالؓ نے کہا تم سب سو جاؤ میں تم کو جگا دوں گا۔ سب سو گئے۔ لیکن اتفاق سے آخر میں ان کی بھی آنکھ لگ گئی۔ نبی کریمؐ اس وقت بیدار ہوئے جب سورج کا کنارہ نکل آیا تھا۔ حضورؐ نے بلالؓ سے پوچھا کہ تمھارا کہنا کہاں گیا؟ انھوں نے کہا ایسی نیند مجھ پر پہلے کبھی مسلط نہیں کی گئی۔ آپؐ نے فرمایا سچ ہے "اللہ نے تمھاری جانوں کو جس وقت چاہا قبض کیا جس وقت چاہا واپس کیا۔ خیر! بلال اٹھو اور اذان دو"۔ جب آفتاب بلند ہوا تو سب نے نماز پڑھی۔ راوی: ابوقتادہؓ۔

حدیث۵۶۷: غزوۂ خندق میں حضرت عمرؓ، آنحضرتؐ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ سورج غروب ہونے کو ہے لیکن ہم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا، ہاں میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر اس کے بعد سب لوگ مقام بطحان کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضورؐ نے اور ہم سب نے وہاں وضو کیا۔ پھر آفتاب غروب ہو جانے کے بعد پہلے عصر اور پھر مغرب پڑھی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۵۶۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے پڑھ لے، اس کا یہی کفارہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۵۶۹: (نماز عصر کی قضا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۶۷۔ راوی: جابرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۷۰: (اوقات نماز): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۱۲۔ راوی: ابومنہالؒ، ابوبرزہؓ۔

حدیث ۵۷۱: انسؓ نے ہمیں بتایا کہ ایک رات ہم نے نصف شب تک (عشا کے لیے) آنحضرتؐ کا انتظار کیا۔ آپ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا، تم لوگوں نے نماز کا انتظار کیا گویا تم لوگ مسلسل نماز میں رہے۔۔۔ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ نیکی کے لیے انتظار بھی باعث ثواب ہے۔ راوی: قرۃ بن خالدؒ۔

حدیث ۵۷۲: (۱۰۰ سال کی زندگی): یہ حدیث مکرر ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۷، ۵۳۵۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۷۳: اصحاب صفہؓ، غریب لوگ تھے۔ چناں چہ حضورؐ نے فرمایا جس کے پاس ۲ آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے، اور جس کے پاس ۴ کا ہو تو پانچویں چھٹے کو لے جائے۔ حضرت ابو بکر ۳ آدمی لے گئے (اور انھیں میرے ساتھ کر دیا)۔ آنحضرتؐ ۱۰ کو لے گئے۔ ابو بکرؓ نے حضورؐ کے ہاں کھانا کھایا اور عشا پڑھ کر گھر پہنچے۔ یہاں سب ان کے منتظر تھے۔ ہم سب نے کھایا پھر بھی اس میں ایسی برکت ہوئی کہ کھانا جوں کا توں بچا ہوا نظر آیا۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ۔

Siddiqui Publications